قسم کے بارے میں مدنی پھول

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قَسم کے بارے میں مَدَنی پھول

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (42صفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مفید ترین معلومات ملیں گی

فِرِشتے اٰمین کہتے ہیں

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ **سرکارِ** مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ سَیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ مَحافِلِ **ذِکر** کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکِرین (یعنی ذِکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر **اٰمین** (یعنی ''ایسا ہی ہو'') کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر **دُرُود** بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر **دُرُود** بھیجتے ہیں حتی کہ وہ مُنتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ **مغفِرت** کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۳ص۱۲۵ حدیث ۷۷۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

☆......شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف **''نیکی کی دعوت''** (حصہ اول) صفحہ ۱۶۱ پر **''قسم کے بارے میں مدنی پھول''** موجود ہیں، اِفادِیت کے پیشِ نظر رسالے کی صورت میں بھی شائع کئے جارہے ہیں۔ **مجلس مکتبۃ المدینہ**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل کثیر لوگوں کا بات بات پر قسمیں کھانے کی طرف رُجحان (رُج۔حان) دیکھا جارہا ہے، بارہا جھوٹی قسم بھی کھالی جاتی ہے، نہ توبہ کا شُعور نہ کَفّارہ دینے کی کوئی شُد بُد، لہٰذا اُمّت کی خیرخواہی کا ثواب کمانے کی حِرص کے سبب بطورِ **نیکی کی دعوت** قدرے تفصیل کے ساتھ **قَسَم** اور اس کے **کَفّارے** کے بارے میں **مَدَنی پھول** پیش کرتا ہوں، قَبول فرمایئے۔ اس کا اَز اِبتداء تا انتہا مُطالَعہ یا بعض اسلامی بھائیوں کا مل بیٹھ کر دَرس دینا صِرف مُفید ہی نہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مفید ترین ثابِت ہوگا۔

قَسم کی تعریف

قسم کو عَرَبی زَبان میں ''یَمِین'' کہتے ہیں جس کا مطلب ہے: ''داہنی (یعنی سیدھی) جانِب''، چُونکہ اہلِ عَرَب عُمُوماً قسم کھاتے یا قسم لیتے وَقت ایک دوسرے سے داہنا (یعنی سیدھا) ہاتھ مِلاتے تھے اِس لئے قسم کو ''یمین'' کہنے لگے، یا پھر یَمِین ''یُمن'' سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں ''بَرَکت وقُوَّت''، چُونکہ قسم میں **اللہ** تَعالیٰ کا بابَرَکت نام بھی لیتے ہیں اوراس سے اپنے کلام کو قُوَّت دیتے ہیں اِس لئے اِسے **یَمِین** کہتے ہیں یعنی بَرَکت و قُوَّت والی گفتگو۔(مُلَخَّص ازمِراۃُ المناجیح ج۵ ص ۹۴) شَرعی اِعتِبار سے **قسم** اُس عَقد (یعنی عہد وپیماں) کو کہتے ہیں جس کے ذَرِیعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پُختہ (پکّا) اِرادہ کرتا ہے۔(دُرِّمُختار ج۵ ص۴۸۸) مَثَلاً کسی نے یوں کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی

قسم ! میں کل تمہارا سارا قرض ادا کردوں گا'' تو یہ قسم ہے۔

قَسَم کی تین اَقسام

قسم تین طرح کی ہوتی ہے: (۱) لَغْو (۲) غَمُوس (۳) مُنْعَقِدہ۔

{۱} **لَغْو** یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی مُعامَلے) پر اپنے خیال میں (یعنی غَلَط فہمی کی وجہ سے) صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ بات اس کے خلاف (یعنی اُلٹ) ہو، مَثَلاً کسی نے قسم کھائی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! زید گھر پر نہیں ہے'' اور اس کی معلومات میں یِہی تھا کہ زید گھر پر نہیں ہے اور اِس نے اپنے گُمان میں سچّی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں زید گھر پر تھا تو یہ قسم ''لَغْو'' کہلائے گی ، یہ مُعاف ہے اور اس پر کفّارہ نہیں {۲} **غَمُوس** یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی مُعامَلے) پر دانِستہ (یعنی جان بوجھ کر) جھوٹی قسم کھائے مَثَلاً کسی نے قسم کھائی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! زید گھر پر ہے،'' اور وہ جانتا ہے کہ حقیقت میں زَید گھر پر نہیں ہے تو یہ قسم ''غَمُوس'' کہلائے گی اور قسم کھانے والا سخت گنہگار ہوا، اِستِغفار و توبہ فرض ہے مگر کفّارہ لازِم نہیں {۳} **مُنْعَقِدہ** یہ ہے کہ آیندہ کے لیے قسم کھائی مَثَلاً یوں کہا: ''ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! میں کل تمہارے گھر ضَرور آؤں گا۔'' مگر دوسرے دن نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی ، اسے کفّارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۲)

خُلاصہ یہ ہوا کہ قَسَم کھانے والا کسی گزری ہوئی یا موجودہ بات کے بارے میں

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

قسم کھائے گا تو وہ یا تو سچّا ہوگا یا پھر جھوٹا، اگر سچّا ہوگا تو کوئی حَرَج نہیں اور اگر جُھوٹا ہوگا تو اُس نے وہ قسم اپنے خیال کے مطابِق اگر سچّی کھائی تھی تو اب بھی حرج نہیں یعنی گناہ بھی نہیں اور کفّارہ بھی نہیں ہاں اگر اسے پتا تھا کہ میں جھوٹی قسم کھا رہا ہوں تو گنہگار ہوگا مگر کفّارہ نہیں ہے، اور اگر اس نے **آیندہ کیلئے** کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی **قَسم** کھائی تو اگر وہ قسم پوری کر دیتا ہے تو فَبِہا (یعنی خوب بہتر) ورنہ **کفّارہ** دینا ہوگا اور بعض صورتوں میں قسم توڑنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا۔ (ان صورتوں کی تفصیل آگے آ رہی ہے)

جھوٹی قَسم کَھانا گُناہِ کبیرہ ھے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللہ** عزَّوَجلَّ کے ساتھ شرک کرنا، والِدَین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور **جُھوٹی قسم** کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔'' **(بُخاری ج۴ ص۲۹۵ حدیث ۶۶۷۵)**

سب سے پھلے جھوٹی قَسم شیطان نے کھائی

حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے شیطان مردُود ہوا تھا لہٰذا وہ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو نقصان پہنچانے کی تاک میں رہا۔ **اللہ** عزَّوَجلَّ نے حضراتِ سیِّدُنا **آدم وحوّا** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وَرضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا کہ جنّت میں رہو اور جہاں دل کرے بے روک ٹوک کھاؤ البتّہ اِس ''دَرَخت'' کے قریب نہ جانا۔ شیطان نے کسی طرح حضراتِ سیِّدُنا **آدم وحوّا** عَلٰی نَبِیِّنا

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وَرضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں ''شَجرِ خُلد'' بتادوں، حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے منع فرمایا تو شیطان نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ (یعنی بھلائی چاہنے والا) ہوں۔ اِنہیں خیال ہوا کہ اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے! یہ سوچ کر حضرتِ سیِّدَتُنا حوّا رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اِس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دیا انہوں نے بھی کھالیا۔ (مُلَخَّص از تفسیر عبد الرّزاق ج ۲ ص ۷۶) جیسا کہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت 20 اور 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی شرم کی چیزیں جو ان سے چُھپی تھیں اور بولا: تمہیں تمہارے ربّ نے اِس پیڑ سے اِسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فِرِشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے اور ان سے قَسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہَادِی تفسیر خَزائنُ العِرفان میں لکھتے ہیں: معنٰی یہ ہیں کہ اِبلیس مَلعُون نے جُھوٹی قسم کھا کر حضرتِ (سیِّدُنا) آدم (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے

والا اِبلیس ہی ہے، حضرتِ آدم (علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کو گُمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر جُھوٹ بول سکتا ہے، اس لئے آپ نے اُس کی بات کا اِعتبار کیا۔

کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے والا جہنّمی ہے

رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: جو قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جہنّم واجِب کر دیتا اور اُس پر جنّت حرام فرما دیتا ہے۔ عَرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگرچہ وہ تھوڑی سی چیز ہی ہو؟ ارشاد فرمایا: ''اگرچہ پِیلُو کی شاخ ہی ہو۔'' (مُسلِم ص ٨٢ حدیث ٢١٨۔ (١٣٧))

پِیلُو ایک دَرَخت ہے جس کی شاخ اور جڑ سے مِسواک بناتے ہیں۔

جھوٹی قَسَم کھانے والے کے حشر میں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے

ایک حَضرَمی (یعنی مُلکِ یَمَن کے شہر ''حَضرَموت'' کے باشندے) اور ایک کِندی (یعنی قبیلۂ کِندہ سے وابستہ ایک شخص) نے مدینے کے تاجور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ انور میں یَمَن کی ایک زمین کے مُتعلِّق اپنا جھگڑا پیش کیا، حَضرَمی نے عَرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری زمین اِس کے باپ نے چھین لی تھی، اب وہ اِس کے قبضے میں ہے۔'' تو نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟'' عرض کی: ''نہیں، لیکن میں اِس سے قسم لوں

گا کہ **اللہ** کی قسم کھا کر کہے کہ وہ نہیں جانتا کہ وہ میری زمین ہے جو اس کے باپ نے غَصب کر لی تھی۔'' **کِندی** قسم کھانے کے لئے تیّار ہو گیا تو رسولِ اکرم، شَہَنشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال دبائے گا وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اس حالت میں پیش ہو گا کہ **اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔**'' یہ سُن کر **کِندی** نے کہہ دیا کہ یہ زمین اُسی (یعنی حَضرمی) کی ہے۔ **(سُنَنِ ابوداؤد ج۳ ص۲۹۸ حدیث۳۲۴۴)**

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اثر اُس زبانِ فیض ترجُمان کا کہ دو کلمات میں اُس (کِندی) کے دل کا حال بدل گیا اور سچّی بات کہہ کر زمین سے لا دعویٰ ہو گیا۔ **(مراۃُ المناجیح ج۵ ص۴۰۳)**

سات زمینوں کا ھار

رِشوتوں کے ذَرِیعے دوسروں کی جگہوں پر قبضہ کر کے عمارتیں بنانے والوں، لوگوں کی طرف سے ٹھیکے پر ملی ہوئی زَرعی زمینیں دبا لینے والے کِسانوں، وَڈیروں اور خائن زمین داروں کو گھبرا کر جھٹ پٹ توبہ کر لینی چاہئے اور جن جن کے حُقُوق دبائے ہیں وہ فوراً ادا کر دینے چاہئیں کہ ''مسلم شریف'' میں سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو شخص کسی کی بالِشت بھر زمین ناحق طور پر لے گا تو اُسے قِیامت کے روز سات زمینوں کا طوق (یعنی ہار) پہنایا جائے گا۔'' **(صَحیح مُسلِم ص۸۶۹ حدیث ۱۶۱۰)**

شارِعِ عام پر بِلاحاجتِ شَرعی راستہ مت گھیرئیے

بعض لوگ شارِعِ عام پر بِلا حاجت راستہ گھیر لیتے ہیں جن میں کئی صورتیں لوگوں کیلئے سخت تکلیف کا باعِث بنتی ہیں، مَثَلاً ﴿۱﴾ بَقَر عید کے دنوں میں قربانی کے جانور بیچنے یا کرائے پر رکھنے یا ذَبح کرنے کیلئے بعض جگہ بِلا ضرورت پوری پوری گلیاں گھیر لیتے ہیں ﴿۲﴾ راستے میں تکلیف دِہ حد تک کچرا یا مَلبہ ڈالتے، تعمیرات کیلئے غیرضَروری طور پر بَجری اور سَریوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں اور یونہی تعمیرات کے بعد مہینوں تک بچا ہوا سامان و ملبہ پڑا رہتا ہے ﴿۳﴾ شادی وغمی کی تقریبوں، نیازوں وغیرہ کے موقَعوں پر گلیوں میں دیگیں پکاتے ہیں جن سے بعض اوقات زمین پر گڑھے پڑ جاتے ہیں پھر ان میں کیچڑ اور گندے پانی کے ذخیرے کے ذَرِیعے مچّھر پیدا ہوتے اور بیماریاں پھیلتی ہیں ﴿۴﴾ عام راستوں میں کُھدائی کروا دیتے ہیں مگر ضَرورت پوری ہوجانے کے باوُجود بھروا کر حسبِ سابِق ہموار نہیں کرتے ﴿۵﴾ رِہائش یا کاروبار کیلئے ناجائز قبضہ جما کر اِس طرح جگہ گھیر لیتے ہیں کہ لوگوں کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ ان سب کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال** (جلداوّل)'' صَفْحَہ 816 پر امام ابنِ حَجَر مکّی شافِعی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی کبیرہ گناہ نمبر 215 میں اِس فِعل (یعنی کام) کو گناہِ کبیرہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''شارِعِ عام میں غیر شَرعی تَصَرُّف (مُداخلت) کرنا

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

یعنی ایسا تَصَرُّف (یعنی دَخَل دینا یا عمل اختیار) کرنا جس سے گزرنے والوں کو سخت نقصان پہنچے'' اس کا سبب بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس میں لوگوں کی اِیذا رَسانی اور ظُلماً اُن کے حُقُوق کا دبانا پایا جا رہا ہے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قِیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصّہ طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔'' (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۳۷۷ حدیث ۳۱۹۸)

جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے

جھوٹی قسم کے **نقصانات** کا نقشہ کھینچتے ہوئے **میرے** آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **جھوٹی قسم** گھروں کو وِیران کر چھوڑتی ہے (فتاوٰی رضویہ مُخرجّہ ج۶ ص۶۰۲) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانِستہ (یعنی جان بوجھ کر کھانے والے پر اگرچہ) اس کا کوئی کفّارہ نہیں، (مگر) اس کی سزا یہ ہے کہ **جہنّم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا**۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۳ ص ۶۱۱) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ذرا غور کیجیے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس نے ہمیں پیدا کیا، پوری کائنات کو تخلیق کیا (یعنی بنایا)، جس پر ہر ہر بات ظاہر ہے، کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں، حتّٰی کہ دلوں کے بھید بھی وہ خوب جانتا ہے، جو رَحمٰن و رحیم بھی ہے اور قہّار و جبّار بھی ہے، اُس ربُّ الانام کا نام لے کر **جھوٹی قسم** کھانا کتنی بڑی نادانی کی بات ہے اور وہ بھی دُنیا کے کسی عارِضی (وَقتی) فائدے یا چند سِکّوں کے لئے!

یھودیوں نے شانِ مصطَفٰے چھپانے کے لئے جھوٹی قَسم کھائی

یہود کے اَحبار (یعنی عُلَما) اوران کے رئیسوں (یعنی سرداروں) ابُو رافِع و کِنانَہ بن اَبِی الحُقَیق اور کَعب بِن اَشرَف اور حُیَیِّ بنِ اَخطَب نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا وہ عہد چُھپایا جو سیِّدِ عالم، رسولِ محترم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لانے کے مُتَعلِّق ان سے توریت شریف میں لیا گیا۔ وہ اِس طرح کہ اُنہوں نے اِس کو بدل دیا اور اِس کی جگہ اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور **جُھوٹی قسم** کھائی کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، یہ سب کچھ اُنہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور مال و زَر حاصل کرنے کے لئے کیا۔ ان کے بارے میں یہ آیتِ مبارَکہ نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَشۡتَرُوۡنَ بِعَہۡدِ اللّٰہِ وَ اَیۡمَانِہِمۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ وَ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ وَ لَا یَنۡظُرُ اِلَیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ لَا یُزَکِّیۡہِمۡ ۪ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۷۷﴾

(پ۳، اٰل عمرٰن: ۷۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: جو **اللہ** کے عہد اور اپنی **قسموں** کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخِرت میں ان کا کچھ حصّہ نہیں اور **اللہ** نہ ان سے بات کرے، نہ ان کی طرف نظر فرمائے قِیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(تفسیرِ خازن ج ۱ ص ۲۶۵)

نیلی آنکھوں والا مُنافِق

عبدُاللہ بن نَبتَل (نامی ایک) مُنافِق (تھا) جو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس میں حاضِر رہتا اور یہاں کی بات یَہود کے پاس پہنچاتا (تھا)، ایک روز حُضورِ

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب وترہیب)

اقدس صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم دولت سَرائے اقدس میں تشریف فرما تھے ، حُضُور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِس وَقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے، تھوڑی ہی دیر بعد عبداللّٰہ بن نَبتَل آیا، اس کی آنکھیں نیلی تھیں، حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا: تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا، انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا مِنْهُمْۙ وَ یَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ (پ ۲۸، مجادلہ: ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے، وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے، وہ دانستہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔

(خزائن العرفان)

جہنَّم میں لے جانے کا حُکم ہوگا

منقول ہے کہ قِیامت کے دن ایک شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عَرض کرے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے کس لئے جہنَّم میں بھیجا جا رہا ہے؟ ارشاد ہوگا: نمازوں کو ان کا وقت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۱۸۹)

جھوٹی قسم کھانے والے تاجِر کیلئے دردناک عذاب ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظرِ کرم فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دَردناک عذاب ہے۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ بات تین بار اِرشاد فرمائی تو میں نے عرض کی: وہ تو تباہ و برباد ہو گئے، وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: {۱} تکبُّر سے اپنا تہبند لٹکانے والا اور {۲} اِحسان جتلانے والا اور {۳} جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔ (صَحیح مُسلِم ص۶۷ حدیث ۱۷۱(۱۰۶))

جھوٹی قَسَم سے بَرَکت مٹ جاتی ہے

اِس روایت سے خُصوصاً وہ تاجِر وُکاندار حضرات عبرت پکڑیں جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال فَروخت کرتے ہیں، اشیاء کے عُیوب (یعنی خامیاں) چھپانے اور ناقِص و گھٹیا مال پر زیادہ نَفع کمانے کی خاطر پے دَر پے قسمیں کھائے چلے جاتے ہیں اور اس میں کسی قِسم کی عار (یعنی شرم و جھجک) محسوس نہیں کرتے، اِن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے کہ شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالِک ومختار بِاِذنِ پَروَردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جھوٹی قسم سے سودا فَروخت ہو جاتا ہے اور بَرَکت مِٹ جاتی ہے۔ (کَنزُ الْعُمّال ج۱۶

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنزالعمال)

ص۲۹۷ حدیث ۴۶۳۷۶) ایک اور جگہ فرمایا: ''قسم سامان بِکوانے والی ہے اور بَرَکت مِٹانے والی ہے۔'' (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۱۵ حدیث ۲۰۸۷)

مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بَرَکت (مِٹ جانے) سے مُراد آیَندہ کاروبار بند ہو جانا ہو یا کئے ہوئے بیوپار میں گھاٹا (یعنی نقصان) پڑ جانا یعنی اگر تم نے کسی کو **جھوٹی قسم** کھا کر دھوکے سے خراب مال دے دیا وہ ایک بار تو دھوکا کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کو آنے دے گا، یا جو رقم تم نے اُس سے حاصل کر لی اُس میں بَرَکت نہ ہو گی کہ **حرام** میں بے بَرکتی ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۴ ص ۳۴۴)

خنزیر نُمامُردہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا (32 صَفْحات) پر مشتمل رسالہ ''کفن چوروں کے انکشافات'' میں ہے: **ایک** بار خلیفہ عبدالملِک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضِر ہوا اور کہنے لگا: **عالی جاہ!** میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ آیا میرے لئے مُعافی ہے یا نہیں؟ **خلیفہ** نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے پوچھا: کیا تیرا گناہ لَوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عَرش و کُرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے تو بڑا نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر اُس کے سینے میں

تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا اور وہ دہاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ **خلیفہ** نے کہا: بھئی آخر پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے! اِس پر اُس نے کہا: **حُضُور! مجھے آپ کو بتاتے** ہوئے بے حد ندامت ہو رہی ہے تاہم عَرض کئے دیتا ہوں، شاید میری **توبہ** کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی **داستانِ وحشت نشان** سنانی شُروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک **کفن چور** ہوں، آج رات میں نے **پانچ قبروں** سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔ پھر اُس نے پانچ قبروں کے عبرتناک اَحوال سنائے، ایک **قَبر** کا حال سناتے ہوئے اُس نے کہا: **کفن** چُرانے کی غَرَض سے میں نے جب **دوسری قَبر** کھودی تو ایک دل ہِلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا منہ خِنزیر جیسا ہو چکا ہے اور وہ طوق وزنجیر میں جکڑا ہوا ہے**۔ غیب سے آواز آئی: یہ **جھوٹی قسمیں** کھاتا اور **حرام روزی** کماتا تھا۔ (ماخُوذ آز تذکرۃ الواعظین ص ۶۱۲)

دل پر سیاہ نُکتہ

خاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو شخص قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پَر کے برابر جھوٹ ملا دے تو وہ ''قسم'' تا یومِ قِیامت اُس کے دل پر (سیاہ) نکتہ بن جائے گی۔'' (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۹ ص ۲۴۹)

قَسَم صِرف سچّی ہی کھائی جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جایئے! کانپ اٹھئے!! یقیناً **اللہ** عزَّوَجَلَّ کا عذاب

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔(جامع صغیر)

برداشت نہیں ہوسکے گا اگر ماضی میں جھوٹی قسمیں کھائی ہیں تو ان سے فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور یہ بات خوب ذِہن نشین فرمالیجئے کہ اگر بوقتِ ضَرورت قسم کھانی ہی پڑے تو صِرف وصِرف سچّی قسم کھائیے۔

مسلمان کی قَسَم کا یقین کرلینا چاہئے

اگر کوئی مسلمان ہمارے سامنے کسی بات کی قسم کھائے تو حُسنِ ظن رکھتے ہوئے ہمیں اس کی بات کا یقین کرلینا چاہیے، امام شَرَفُ الدّین نَوَوی (نَ۔وَ۔وی) عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ مسلمان بھائی کی قسم کا اعتبار کرنا اور اُس کو پورا کرنا مُستَحَب ہے بشرطیکہ اس میں فِتنے وغیرہ کا امکان نہ ہو۔ (شرح مسلم لِلنَّووی ج ۱۴ ص ۳۲)

تُو نے چوری نہیں کی

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: (حضرتِ) عیسیٰ ابنِ مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا: ''تو نے چوری کی'' وہ بولا: ''ہرگز نہیں اُس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں'' تو (حضرتِ) عیسیٰ نے فرمایا: میں **اللہ** پر ایمان لایا اور میں نے اپنے کو آپ جُھٹلایا۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱۲۸۸ حدیث ۲۳۶۸)

مومن اللّٰہ کی جھوٹی قَسَم کیسے کھا سکتا ہے!

اَللّٰہُ اَکبر! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

نے قسم کھالینے والے کے ساتھ کتنا عظیم برتاؤ کیا۔ مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اُس قسم کھانے والے کو چھوڑ دینے کے مُتَعَلِّق حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُقدّس جذبات کی عَکّاسی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: یعنی اِس قَسَم کی وجہ سے تجھے سچّا سمجھتا ہوں کہ مومن بندہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی ''جھوٹی قسم'' نہیں کھاسکتا، (کیونکہ) اُس کے دل میں اللہ کے نام کی تعظیم ہوتی ہے، اپنے مُتَعلِّق غَلَط فَہمی کا خیال کرلیتا ہوں کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غَلَطی کی۔ (مِراۃ ج ۲ ص ۲۲۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

قراٰن اُٹھانا قسم ہے یا نہیں؟

قراٰنِ کریم کی قسم کھانا، قَسَم ہے، البتّہ صِرْف قراٰنِ کریم اُٹھا کر یا بیچ میں رکھ کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کرنی قسم نہیں۔ ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 13 صَفْحَہ 574 پر ہے: جھوٹی بات پر قراٰنِ مجید کی قسم اُٹھانا سخت عظیم گناہِ کبیرہ ہے اور سچّی بات پر قراٰنِ عظیم کی قسم کھانے میں حَرَج نہیں اور ضَرورت ہو تو اُٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قَسَم کو بَہُت سخت کرتا ہے، بِلاضَرورتِ خاصّہ نہ چاہئے۔ نیز صَفْحَہ 575 پر ہے: ہاں مُصحَف (یعنی قراٰن) شریف ہاتھ میں لے کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہنی اگر لفظاً حَلف وقَسَم کے ساتھ نہ ہو حَلفِ

شرعی نہ ہوگا (یعنی قراٰنِ کریم کو صِرف اُٹھانے یا اُس پر ہاتھ رکھنے یا اُسے بیچ میں رکھنے کو شرعاً قَسم قرار نہ دیا جائے گا) مَثَلاً کہے کہ میں قراٰنِ مجید پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں کہ ایسا کروں گا اور پھر نہ کیا تو (چونکہ قسم ہی نہیں ہوئی تھی اس لئے) **کفّارہ** نہ آئے گا۔ واللہُ تعالٰی اَعلم۔

دو عِبرت ناک فتاوٰی

﴿۱﴾ شرابی نے قراٰن اُٹھا کر قَسم کھائی پھر توڑ دی!!!

فتاوٰی رضویہ جلد 13 صَفحہ 609 پر ایک شرابی کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہوئے کچھ اِس طرح پوچھا گیا ہے کہ اُس نے چار گواہوں کے سامنے **قراٰنِ کریم** اُٹھا کر **قسم** کھائی کہ آیندہ شراب نہ پیوں گا مگر پھر پی لی۔ اُس کے تفصیلی **جواب** کے آخر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر اس نے قراٰن اٹھا کر قراٰن کے نام سے قسم کھائی یا **اللہ** تعالٰی کے نام سے قسم کھائی اور زبان سے ادا بھی کی ہو پھر قسم توڑ دی ہے تو اس پر کفّارہ لازم ہے۔ اور اگر اُس نے قراٰنِ مجید اٹھا کر **قسم** کھائی ہے اور بہُت سخت مُعامَلہ ہے کہ قراٰن اُٹھا کر اُس نے اِس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پھر سے شراب نوشی کی ہے جس سے قراٰنِ پاک کی توہین تک مُعامَلہ پہنچا اور (اُس نے) قراٰن کے عظیم حق کی پامالی کی ہے تو اس سخت کارروائی (یعنی جبکہ لفظِ قسم نہ کہا ہو صِرف قراٰنِ کریم اٹھایا ہو اِس) پر **کفّارہ** نہیں ہے بلکہ اس کے لئے اس پر لازِم ہے کہ فوراً **توبہ** کرے اور اُس بُرے فِعل (یعنی شراب نوشی) کو

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

آیندہ نہ کرنے کا پُختہ قصد (یعنی پکّی نیّت) کرے ورنہ پھر اللہ تعالٰی کی طرف سے درد ناک عذاب اور جہنَّم کی آگ کا انتظار کرے۔ وَالعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی (یعنی اور اس سے اللہ تعالٰی کی پناہ)۔ اور اگر زَبان سے قسم ادا نہیں کی بلکہ اُسی قران اُٹھانے کو قسم قرار دیا تو اِس قسم کاوُہی حکم ہے کہ اس پر کفّارہ نہیں بلکہ عذابِ الیم کا انتظار کرے۔

﴿٢﴾ جھوٹی قَسم کھانے والا جہنَّم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائیگا

سُوال: خدا کی جھوٹی قسم کھانے پر کیا کفّارہ دینا چاہئے؟ اگر ایک ہی وَقت میں کئی مرتبہ جھوٹی قسم خدا کی کھائے تو ایک کفّارہ دے یا ہر ایک قسم کا علیحدہ علیحدہ؟ **جواب:** جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ (یعنی جان بوجھ کر کھائی تو)، اُس کا کوئی کفّارہ نہیں، اس (جھوٹی قسم) کی سزا یہ ہے کہ جہنَّم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا۔ اور آیندہ (کی) کسی بات پر قسم کھائی اور وہ نہ ہو سکی تو اُس کا کفّارہ ہے، ایک قسم کھائی ہو تو ایک اور دس (کھائی ہوں) تو دس۔ وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلم۔ (یعنی اور اللہ تعالٰی سب سے زیادہ جاننے والا ہے)

بکثرت قَسم کھانے کی مُمانَعت

ربِ کریم عَزَّوَجَلَّ کا پارہ 2 سُورَۃُ البَقَرہ کی آیت 224 میں فرمانِ عظیم ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ

الھادِی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: بعض مُفَسِّرین (رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین) نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی مُمانَعت ثابِت ہوتی ہے۔ (حاشیۃُ الصّاوی ج ۱ ص ۱۹۰)

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخعِی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جب ہم چھوٹے چھوٹے تھے تو ہمارے بُزُرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہماری پٹائی کرتے تھے۔

(صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۵۱۶ حدیث ۳۶۵۱)

تُو جھوٹی قسموں سے مجھ کو سدا بچا یا ربّ!
نہ بات بات پہ کھاؤں قسم، خدا یا ربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"چُپ رہو سلامت رہو گے" کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے قَسَم کے مُتعلِّق 15 مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد 2 صَفحہ 298 تا 311 اور 319 سے قسم اور کفّارے سے مُتَعلِّق 15 مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، (ضرورتاً کہیں کہیں تصرُّف کیا گیا ہے)

بات بات پر قسم نہیں کھانی چاہئے

{1} قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے (یعنی دورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت

بنا رکھی ہے) کہ قَصد و بے قَصد (یعنی اِرادتاً اور بِغیر ارادے کے) زَبان سے (قسم) جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچّی ہے یا جھوٹی! یہ سخت مَعیوب (یعنی بہت بُری بات) ہے اور غیرِ خدا کی **قسم** مکروہ ہے اور یہ شَرعاً **قسم** بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے **کفّارہ** لازِم نہیں۔

غَلَطی سے قَسَم کھالی تو؟

{2} **غَلَطی** سے **قسم** کھا بیٹھا مَثَلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زَبان سے نکل گیا کہ ''خدا کی **قسم** پانی نہیں پیوں گا'' تو یہ بھی **قسم** ہے اگر توڑے گا **کفّارہ** دینا ہوگا۔

(بہارِشریعت ج ۲ ص ۳۰۰)

{3} **قسم** توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے، قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں **کفّارہ** ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جُنُون میں **قسم** توڑنا ہوا جب بھی **کفّارہ** واجِب ہے جب کہ ہوش میں **قسم** کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جُنُون (یعنی پاگل پن) میں **قسم** کھائی تو **قسم** نہیں کہ عاقل ہونا شَرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔ **(تَبیِینُ الحقائق ج ۳ ص ۴۲۳)**

ایسے الفاظ جن سے قَسَم نہیں ہوتی

{4} یہ الفاظ **قسم** نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے **گنہگار** ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے: اگر ایسا کروں تو مجھ پر **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کا غَضَب ہو۔ اُس کی لعنت ہو۔ اُس کا عذاب ہو۔ خُدا کا قہر ٹوٹے۔ مجھ پر آسمان پھٹ پڑے۔ مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ پر خدا

کی مار ہو۔ خدا کی پھِٹکار رہو۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت نہ ملے۔ مجھے خدا کا دیدار نصیب نہ ہو۔ مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۴)

قَسَم کی چار اَقسام

{5} بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اُن کا پورا کرنا ضَروری ہے، مَثَلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بِغیر قسم (بھی) کرنا ضَروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی (کہ گناہ سے بچنے کی قسم نہ بھی کھائیں تب بھی گناہ سے بچنا ضَروری ہی ہے) تو اس صورت میں قسم سچّی کرنا ضَرور ہے۔ مَثَلاً (کہا) خدا کی قسم ظُہر پڑھوں گا یا چوری یا زِنا نہ کروں گا۔ (قسم کی) دوسری (قِسم) وہ کہ اُس کا توڑنا ضَروری ہے مَثَلاً گناہ کرنے یا فرائض وواجِبات (پورے) نہ کرنے کی قسم کھائی، جیسے قسم کھائی کہ نَماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام (یعنی بات چیت) نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اُس کا توڑنا مُستحب ہے مَثَلاً ایسے اَمر (یعنی مُعاملے یا کام) کی قسم کھائی کہ اُس کے غیر (یعنی علاوہ) میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مُباح کی قسم کھائی یعنی (جس کا) کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہے اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔ (المبسوط للسرخسی ج ۴ ص ۱۳۳)

{6} اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جتنے نام ہیں اُن میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہوجائے گی خواہ بول چال میں اُس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مَثَلاً اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم، خدا کی قسم، رحمٰن کی قسم، رحیم کی قسم، پَروَردگار کی قسم۔ یوہیں خدا کی جس صِفَت کی

قسم کھائی جاتی ہو اُس کی قسم کھائی، ہوگئی مَثَلاً خدا کی عزّت وجلال کی قسم، اُس کی کِبریائی (عَظَمت، بڑائی) کی قسم، اُس کی بُزُرگی یا بڑائی کی قسم، اُس کی عَظَمت کی قسم، اُس کی قدرت وقوّت کی قسم، قرآن کی قسم، کلامُ اللہ کی قسم۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۲)

{7} ان الفاظ سے بھی قسم ہوجاتی ہے: حَلف کرتا ہوں۔ قسم کھاتا ہوں۔ میں شہادت دیتا ہوں۔ خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ میں یہ کام نہ کروں گا۔ (اَیضاً)

ایسی قسم جن کے توڑنے میں کُفر کا اندیشہ ہے

{8} اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک۔ مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے۔ کافر ہو کر مرے۔ اور یہ الفاظ بَہُت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو بعض صورت میں کافر ہوجائے گا۔ جو شخص اِس قِسم کی جھوٹی قَسَم کھائے اُس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ''وہ وَیسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا۔'' یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہوگیا۔ یونہی اگر کہا: ''خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔'' اور یہ بات اُس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر عُلَما کے نزدیک کافر ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۳۰۱)

کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا

{9} جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مَثَلاً کہے کہ فُلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اِس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے جس چیز کو حلال کیا

اُسے کون حرام کر سکے؟ مگر (جس چیز کو اپنے اُوپر حرام کیا) اُس کے بَرَتنے (بَ۔رَت۔نے یعنی استِعمال کرنے) سے **کفّارہ** لازِم آئیگا یعنی یہ بھی **قسم** ہے۔ (تَبیِینُ الحقائق ج ۳ص ۴۳۶)

تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ (بھی) یَمین (یَ۔مِین۔یعنی قسم) ہے۔ بات کرے گا تو **کفّارہ** لازِم ہوگا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۸)

غیرِ خُدا کی قَسَم ''قَسَم'' نہیں

{10} غیرِ خدا کی قسم ''قسم'' نہیں مَثَلاً تمہاری قسم۔ اپنی قسم۔ تمہاری جان کی قسم۔ اپنی جان کی قسم۔ تمہارے سر کی قسم۔ اپنے سر کی قسم۔ آنکھوں کی قسم۔ جوانی کی قسم۔ ماں باپ کی قسم۔ اولاد کی قسم۔ مذہب کی قسم۔ دین کی قسم۔ علم کی قسم۔ کعبے کی قسم۔ عرشِ الٰہی کی قسم۔ رسولُ اللہ کی قسم۔ (ایضاً ص ۵۱)

{11} خدا اور سول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ (ایضاً ص ۵۷،۵۸)

{12} اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں (کہا) تو (یہ) **قسم** ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے (یعنی کروں) تو کافر کو اِس (یعنی مجھ) پر شَرَف ہو (یعنی فضیلت ہو) تو **قسم** نہیں۔

(ایضاً ص ۵۸)

دوسرے کے قَسَم دلانے سے قَسَم نہیں ہوتی

{13} دوسرے کے **قسم** دِلانے سے قسم نہیں ہوتی مَثَلاً کہا: **تمہیں خدا کی قسم یہ کام کردو۔** تو اِس کہنے سے (جس سے کہا) اُس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفّارہ لازِم

نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا اُس نے اٹھنا چاہا اُس نے کہا: خدا کی **قسم** نہ اُٹھنا اور (جس سے کہا) وہ کھڑا ہو گیا تو اُس قسم کھانے والے پر کفّارہ نہیں۔ **(ایضاً ص ۵۹۔۶۰)**

{14} یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا **قسم** میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ **قسم** کے تمام الفاظ سے وہ معنٰے لیے جائیں گے جن میں اہلِ عُرف استعمال کرتے ہوں مَثَلاً کسی نے **قسم** کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبۂ معظّمہ میں گیا تو **قسم** نہیں ٹوٹی اگر چہ یہ بھی مکان ہیں، یوں ہی حمّام میں جانے سے بھی **قسم** نہیں ٹوٹے گی۔ **(فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۶۸)**

قَسَم میں نیّت اور غَرَض کا اِعتبار نہیں

{15} **قسم** میں الفاظ کا لحاظ ہوگا، اِس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اِس **قسم** سے غَرَض کیا ہے یعنی ان لفظوں کے بول چال میں جو معنٰے ہیں وہ مُراد لیے جائیں گے **قسم** کھانے والے کی **نیّت** اور **مقصد** کا اعِتبار نہ ہوگا مَثَلاً **قسم** کھائی کہ ''فُلاں کے لیے ایک پیسے کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا'' اور ایک رُوپے کی خریدی تو **قسم** نہیں ٹوٹی حالانکہ اِس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ رُوپے کی مگر چُونکہ لَفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا **قسم** کھائی کہ ''دروازے سے باہَر نہ جاؤں گا'' اور دیوار کُود کر یا سیڑھی لگا کر باہَر چلا گیا تو **قسم** نہیں ٹوٹی اگر چِہ اِس سے مُراد یہ ہے کہ گھر سے باہَر نہ جاؤں گا۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۵ ص ۵۵۰)

اِس ضِمن میں حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاَکرَم کی ایک **حکایت** سنئے اور جھومئے چُنانچِہ

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

انڈا نہ کھانے کی قَسَم کھا لی

ایک شخص نے قسم کھائی کہ انڈا نہ کھاؤں گا اور پھر یہ قسم کھائی کہ جو چیز فُلاں شخص کی جیب میں ہے وہ ضرور کھاؤں گا۔ اب دیکھا تو اُس کی جیب میں انڈا ہی تھا۔ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا تو فرمایا: اُس انڈے کو کسی مُرغی کے نیچے رکھ دے اور جب چُوزہ نکل آئے تو اُسے بُھون کر کھالے یا شوربے میں پکا کر شوربے سمیت کھالے۔ (اس صورت میں قَسم پوری ہوجائے گی) (الخیرات الحسان ص ۱۸۵) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

قَسَم کے بعض الفاظ

اگر وَاللہ بِاللہ تَاللہ کہا تو تین قسمیں ہوئیں۔ بخدا۔ قسم سے۔ بَحلفِ شَرعی کہتا ہوں۔ اللہ کو حاضِر ناظِر جان کر کہتا ہوں۔ اللہ کو سمیع بصیر جان کر کہتا ہوں۔ BY GOD یہ سب قسم کے الفاظ ہیں۔ ''اللہ کو حاضِر ناظِر جان کر کہتا ہوں'' اِس طرح کہنے سے قسم تو ہوجائے گی مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حاضِر ناظِر کہنا ممنوع ہے۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قَسَم کے الفاظ

نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اکثر ''وَمُقَلِّبِ الْقُلُوب'' (یعنی قسم ہے دلوں

کے بدلنے والے کی) یا ''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ'' (یعنی قسم اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے) کے الفاظ کے ساتھ قسم ارشاد فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم زیادہ تر جو قسم ارشاد فرماتے تھے وہ یہ تھی: وَمُقَلِّبِ الْقُلُوب یعنی قسم ہے دلوں کو بدلنے والے کی۔

(بُخاری ج ۴ ص ۲۷۸ حدیث ۶۶۱۷)

حُضُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قَسَم کھانا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' کے صَفْحہ 528 پر ہے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے عرض کی گئی: حُضُور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی قسم کھا کر خِلَاف کرنے سے کفّارہ لازم آئے گا یا نہیں؟ تو فرمایا: نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۱)

باپ کی قَسَم کھانا کیسا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سُواری پر چلتے ہوئے مُلاحظہ فرمایا جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تم کو باپ کی قسم کھانے سے مَنع کرتا ہے، جو شخص قَسم

کھائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسم کھائے یا چُپ رہے۔'' (صَحیح بُخاری ج۴ ص۲۸۶ حدیث ۶۶۴۶)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی غیرِ خدا کی قسم کھانے سے مَنع فرمایا گیا۔ چُونکہ اہلِ عَرَب عُمُوماً باپ دادوں کی قسم کھاتے تھے اِس لیے اِسی کا ذِکر ہوا، غیرِ خدا کی قسم کھانا مکروہ ہے، (مرقاۃ ج۶ ص۵۷۹) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُراد ربّ تعالٰی کے ذاتی و صِفاتی نام ہیں لہٰذا قرآن شریف کی قسم کھانا جائز ہے کہ قرآن شریف کلامُ اللہ کا نام ہے اور کلام اللہ صِفتِ الٰہی ہے، قرآنِ مجید میں زمانہ، اِنجیر، زَیتون وغیرہ کی قسمیں ارشاد ہوئیں وہ شَرعی قسمیں نہیں نیز یہ اَحکام ہم پر جاری ہیں نہ کہ ربّ تعالٰی پر۔ (مراٰۃ ج ۵ ص ۱۹۴، ۱۹۵)

قسم میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو قَسم ہوگی یا نہیں؟

فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: قسم میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو اُس کا پورا کرنا واجِب نہیں بشرطیکہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لفظ اِس کلام سے مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو اور اگر فاصِلہ ہوگیا مَثَلاً قسم کھا کر چُپ ہوگیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو قَسم باطِل نہ ہوئی۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۵ ص ۵۴۸) حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہہ لے تو حانِث (یعنی قسم توڑنے والا) نہ ہوگا۔'' (تِرمِذی ج۳، ص۱۸۳ حدیث ۱۵۳۶)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی قسم سے مُتَّصِل (یعنی فوراً بعد) کہہ دے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ خُلاصہ یہ ہے کہ اگر وعدے یا قسم سے مُتَّصِل اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہہ دیا جائے تو اُس کے خلاف کرنے پر نہ گناہ ہے نہ کفّارہ۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۰۱)

بڑی بڑی مونچھوں والا بدمعاش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ علمِ دین کے لئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات بھی اہم ذَرِیعہ ہیں، آپ بھی اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، ان اجتماعات کی بَرَکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، اس کی ایک جھلک اس **مَدَنی بہار** میں مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ ایک عالم صاحِب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مبلِّغ ہیں انہوں نے بتایا کہ 1995ء میں ایک شخص جس پر کم وبیش 11 ڈکیتیوں کے کیس تھے جن میں ایک قتل کا مقدَّمہ بھی شامل ہے۔ ایک سال جیل کی سَلاخوں کے پیچھے بھی رہا تھا۔ محکمۂ نَہر میں ملازمت بھی تھی۔ تنخواہ 3000 تھی مگر وہ ناجائز ذرائع سے مَثَلاً دَرَخت فروخت کرکے، چوری کا پانی وغیرہ دے کر ماہانہ 10000 تک کر لیتا۔ اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی تھیں، دیکھنے والے کو اس سے وَحشت ہوتی۔ ایک روز میں نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے اُسے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی مگر اس نے میری دعوت ٹال

دی، میں نے ہمّت نہیں ہاری وقتاً فوقتاً دعوت پیش کرتا رہا۔ آخِرِ کار کم وبیش دو سال بعد اس نے دعوت قبول کرلی اور وہ **''ریوالور''** کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوگیا۔ اِتّفاق سے اُس دن میرا ہی بیان تھا جو کہ جہنَّم کے عذاب کے مُتعلِّق تھا۔ **جہنَّم کی تباہ کاریاں** سُن کر سخت سردیوں کا موسم ہونے کے باوُجُود **بدمعاش** پسینے سے شرابور ہوگیا۔ بعدِ اجتماع وہ روتا جاتا اور کہتا جاتا: ہائے! میرا کیا بنے گا! میں نے بَہُت سارے گناہ کئے ہیں۔ پھر وہ تین دن بخار کے عالَم میں رہا۔ اسے اپنے گناہوں کا شِدَّت سے اِحساس ہوچکا تھا، اس نے توبہ کرلی اور نَمازیں بھی پڑھنے لگا۔ **دوسری جُمعرات** اسے پھر اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی اور **جنَّت** کے موضوع پر بیان سن کر اُس کو ڈھارس ملی۔ آہِستہ آہِستہ اس پر **مَدَنی رنگ** چڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ اس نے گھر سے T.V. نکال باہَر کیا (کیوں کہ اس میں صرف گناہوں بھرے چینلز ہی دیکھے جاتے تھے، ''مدنی چینل'' شروع نہ ہوا تھا) **داڑھی** اور **سبز عمامہ** سجانے کی سعادت بھی حاصِل کرلی۔ یہ بیان دیتے وَقت وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مشغول تنظیمی طور پر صوبائی سطح پر مجلس **خُدّامُ المساجد** کی ذمّے داری پر فائز ہے۔

اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سدھر جائیں گے گر ملا مَدَنی ماحول

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چھڑا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۲۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قسم کی حفاظت کیجئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''کنزالایمان مَع خزائن العرفان'' صَفْحہ 516 تا 517 پر پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل آیت نمبر 91 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کرکے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو، بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔

اور پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ کی آیت 89 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَاحْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہِ الہادِی تفسیر ''خزائنُ العرفان'' میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی انہیں پورا کرو اگر اس میں شَرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

بہتر کام کرنے کے لئے قَسم توڑنا

حضرتِ سیِّدُنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک شخص 100 دِرہَم مانگنے آیا، میں نے ناراض ہوتے ہوئے کہا: تم مجھ سے صِرْف 100 دِرہَم مانگ رہے ہو حالانکہ میں حاتم (طائی) کا بیٹا ہوں، اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

دوں گا۔ پھر میں نے کہا: اگر میں نے رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ ارشادِ پاک نہ سنا ہوتا کہ ''جس شخص نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اُس نے اِس سے بہتر چیز کا خیال کیا تو وہ اُس بہتر کام کو کرے۔'' چُنانچہ میں تمہیں 400 دِرہم دوں گا۔ (صَحیح مُسلِم ص ۸۹۹ حدیث ۱۶۵۱)

بہتر کام کیلئے قَسَم توڑنا جائز ہے مگر کَفّارہ دینا ہو گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہتر کام کیلئے قسم توڑنے کی اجازت ضَرور ہے مگر توڑنے کے بعد کفّارہ دینا ہوتا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابُو الْاَحوص عوف ابنِ مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہما اپنے والِد سے روایت فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیے کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس کچھ مانگنے جاتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتا، نہ صِلۂ رِحمی کرتا ہے، پھر اِسے (جب) میری ضَرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اِسے کچھ دوں گا نہ صِلۂ رِحمی کروں گا۔ تو مجھے حُضُور سراپا نور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفّارہ دے دوں۔ (سُنَنِ نَسائی ص ۶۱۹ حدیث ۳۷۹۳)

ظُلماً ایذا دینے کی قسم کھا لی تو کیا کرے؟

اگر کسی کو ظُلماً اِیذا دینے کی قَسَم کھائی تو اِس قَسَم کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اِس قسم کے بدلے کفّارہ دینا ہوگا۔ چُنانچہ بُخاری شریف میں ہے، رَحمتِ عالم، نُورِ مُجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: اگر کوئی شخص اپنے اَہل کے مُتعلِّق اس کو اَذِیَّت اور ضَرر

(یعنی نقصان) پہنچانے کے لئے قسم کھائے پس بخدا اُس کو ضَرر دینا اور قسم کو پورا کرنا عِندَ اللّٰہ (یعنی اللہ کے نزدیک) زیادہ گناہ ہے اِس سے کہ وہ اس قسم کے بدلے کفّارہ دے جو اللہ تعالٰی نے اس پر مقرّر فرمایا ہے۔ (بُخاری ج۴ص ۲۸۱ حدیث۶۶۲۵ فتاوٰی رضویہ ج ۱۳ ص ۵۴۹)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق فوت (یعنی حق تلفی) کرنے پر قسم کھالے مَثَلاً یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق ادا کرے، خیال رہے یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پوری نہ کرنا بھی گناہ مگر پوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پوری کرنا بَہُت بڑا گناہ ہے، پوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچِہ ربّ تَعالٰی کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے اسی لیے اس پر کفّارہ واجِب ہوتا ہے مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کا مُوجِب ہے۔

(مراٰۃ المناجیح ج۵ ص۱۹۸ مُلَخَّصاً)

طَلاق کی قَسم کھانا کھلانا کیسا؟

کسی سے طَلاق کی قسم لینا منافق کا طریقہ ہے مَثَلاً کسی سے کہنا: "قسم کھاؤ کہ فُلاں کام میں نے کیا ہو تو میری بیوی کو طَلاق۔" چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن "فتاوٰی رضویہ" جلد 13 صَفحہ 198 پر حدیثِ پاک نَقْل کرتے ہیں: مُؤمِن طَلاق کی قسم نہیں کھاتا اور طلاق کی قسم نہیں لیتا مگر مُنافِق۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۵۷ ص ۳۹۳)

قَسم کا کفّارہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قراٰن، ''کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان'' صَفْحہ 235 پر پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ کی آیت نمبر 89 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ (پارہ ۷، المائدۃ آیت ۸۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا، تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا اِنہیں کپڑے دینا یا ایک بَردَہ (غلام) آزاد کرنا، تو جوان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا، جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

''یا رَحمۃً لِّلعٰلَمین'' کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے قَسم کے کَفّارے کے 13 مَدَنی پھول

کَفّارے کیلئے قسم کی شَرائط

{1} قسم کے لیے چند شَرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفّارہ نہیں۔ قسم کھانے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

والا (۱) مسلمان (۲) عاقِل (۳) بالِغ ہو۔ کافر کی **قسم**، قسم نہیں یعنی اگر زمانۂ کُفر میں **قسم** کھائی پھر مسلمان ہوا تو اُس **قسم** کے توڑنے پر **کفّارہ** واجِب نہ ہوگا۔ اور **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ (یعنی **اللہ** کی پناہ) **قسم** کھانے کے بعد مُرتَد ہوگیا تو **قسم** باطِل ہوگئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور **قسم** توڑ دی تو **کفّارہ** نہیں اور (۴) **قسم** میں یہ بھی شَرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عَقلاً ممکن ہو یعنی ہوسکتی ہو، اگرچِہ مُحالِ عادی ہو اور (۵) یہ بھی شَرط ہے کہ **قسم** اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصِلہ ہوگا تو **قسم** نہ ہوگی مَثَلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ، خدا کی **قسم**! اِس نے کہا: خدا کی قسم! اُس نے کہا: کہہ، فُلاں کام کروں گا، اِس نے کہا تو یہ **قسم** نہ ہوئی۔ **(فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۱)**

قَسم کا کَفّارہ

{2} غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا ہے **یعنی** یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ **(تَبیِینُ الحَقائق ج ۳ ص ۴۳۰)** (یاد رہے! جہاں کَفّارہ ہے بھی تو وہ صِرف آیندہ کے لئے کھائی گئی **قسم** پر ہے، گزَشتہ یا موجودہ کے مُتَعلِّق کھائی ہوئی قسم پر **کفّارہ** نہیں۔ مَثَلاً کہا: ''**خدا کی قسم!** میں نے کل ایک بھی گلاس ٹھنڈا پانی نہیں پِیا۔'' اگر پیا تھا اور یاد ہونے کے باوُجود **جھوٹی قسم** کھائی تھی تو گنہگار ہوا توبہ کرے، **کفّارہ** نہیں)

کَفّارہ ادا کرنے کا طریقہ

{3} (دس) مَساکین کو دونوں وَقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا اور جن مَساکین کو صبح

کے وَقت کھلایا اُنھیں کوشام کے وَقت بھی کھلائے، دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے (کفّارہ) ادانہ ہوگا۔اور یہ ہوسکتا ہے کہ دَسوں کوایک ہی دن (دونوں وَقت) کھلا دے یا ہرروز ایک ایک کو (دووقت) یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وَقت کھلائے۔اور مَساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچّہ نہ ہو اور کھلانے میں اِباحت (کھانے کی اجازت دے دینا) وتَملیک (تَم۔لِیک۔یعنی مالِک بنادینا کہ چاہے کھائے چاہے لے جائے) دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کھلانے کے عِوَض (یعنی بجائے) ہر مسکین کو نصف (یعنی آدھا) صاع گیہوں یا ایک صاع جَو (ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نِصف یعنی آدھا صاع 2 کلو میں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے) یا ان کی قیمت کا مالِک کردے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدرِ صَدَقۂ فِطر دے دیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غَرَض یہ کہ اُس کی (یعنی کفّارہ ادا کرنے کی) تمام صورتیں وَہیں سے (یعنی مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 2 صَفْحَہ 205 تا 217 پر دیئے ہوئے (ظِہار کے) کفّارے کے بیان سے) معلوم کریں فرق اِتنا ہے کہ وہاں (یعنی ظِہار کے کفّارے میں) ساٹھ مسکین تھے (جبکہ) یہاں (یعنی قَسم کے کفّارے میں) دس ہیں۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۵ ص ۵۲۳)

کفّارے کیلئے نیّت شرط ہے

{4} کَفّارہ ادا ہونے کے لیے نیّت شَرْط ہے، بِغیر نیّت ادا نہ ہوگا ہاں اگروہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وَقت نیّت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مِسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیَّت کرلی تو ادا ہوگیا جیسا کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیّت کرنے میں یِہی شَرط

ہے کہ ہُنُوز (یعنی ابھی تک) وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیّت کام کرے گی ورنہ نہیں۔

(حاشیۃُ الطّحطاوی علی الدّرالمختار ج ۲ ص ۱۹۸)

{5} رَمَضان میں اگر **کَفّارے** کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو شام اور سَحری دونوں وَقت کھلائے یا ایک مِسکین کو 20 دن شام کا کھانا کھلائے۔ (الجوھرۃ النیرہ ص ۲۵۳)

کفّارے میں تین روزوں کی اجازت کی صورت

{6} اگر غلام آزاد کرنے یا 10 مِسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادِر نہ ہو تو پے دَر پے (یعنی لگاتار) **تین روزے** رکھے۔ (اَیضاً)

کَفّارہ ادا کرتے وَقت کی حیثیت کا اعتبار ہے کہ روزے رکھے یا...

{7} عاجز (یعنی مجبور) ہونا اُس وَقت کا مُعتَبر ہے جب **کفّارہ** ادا کرنا چاہتا ہے مَثَلاً جس وَقت **قسم** توڑی تھی اُس وَقت مالدار تھا مگر **کفّارہ** ادا کرنے کے وَقت (مالی اِعتِبار سے) مُحتاج ہے تو روزے سے **کَفّارہ** ادا کرسکتا ہے اور اگر (قسم) توڑنے کے وَقت مُفلِس (و مسکین) تھا اور اب (کفّارہ ادا کرنے کے وقت) مالدار ہے تو روزے سے (کَفّارہ) نہیں ادا کرسکتا۔ (الجوھرۃ النیرہ ص ۲۵۳ وغیرھا)

کَفّارے کے تینوں روزے پے در پے ہونا ضَروری ہیں

{8} ایک ساتھ (اگر) تین روزے نہ رکھے یعنی درمِیان میں فاصِلہ کر دیا تو **کفّارہ** ادا نہ ہوا اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو، یہاں تک کہ عورت کو اگر حَیض آ گیا تو

پہلے کے روزے کا اِعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد (نئے سِرے سے) **لگاتار تین روزے** رکھے۔ (دُرِّمُختار ج ۵ ص ۵۲۶)

روزوں سے کَفّارے کی ایک ضَروری شَرط

{9} روزوں سے **کَفّارہ** ادا ہونے کے لیے یہ بھی شَرط ہے کہ ختم تک (یعنی تینوں روزے مکمَّل ہونے تک) مال پر قدرت نہ ہو مَثَلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اِتنا مال مل گیا کہ **کَفّارہ** ادا کرسکتا ہے تو اب روزوں سے (کَفّارہ ادا) نہیں ہوسکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غُروبِ آفتاب سے پہلے مال پر قادِر ہوگیا تو **روزے ناکافی** ہیں اگرچِہ مال پر قادِر ہونا یوں ہوا کہ اُس کے مُورِث (یعنی وارِث بنانے والے) کا انتِقال ہوگیا اور اُس کو ترکہ (یعنی وِرثہ) اتنا ملے گا جو **کَفّارے** کے لیے کافی ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۵ ص ۵۲۶)

کَفّارے کے روزے کی نیّت کے دو اَحکام

{10} ان روزوں میں **رات سے نیّت** شَرط ہے اور یہ بھی ضَرور ہے کہ **کفّارے** کی نیّت سے ہوں مُطلَق روزے کی نیّت کافی نہیں۔ (مبسوط ج ۴ ص ۱۶۶)

قسم توڑنے سے پہلے کفّارہ دیا تو ادا نہ ہوا

{11} **قسم** توڑنے سے پہلے **کَفّارہ** نہیں، اور (اگر دے بھی) دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر **کفّارہ** دینے کے بعد **قسم** توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ **کفّارہ** نہیں، مگر فقیر سے

دیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ٦٤)

کَفّارے کا مُستحِق کون؟

{12} کفّارہ اُنھیں مَساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ، ماں، اولاد وغیرہُم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفّارہ بھی نہیں دے سکتا۔ (دُرِّمُختار ج۵، ص۵۲۷) {13} کفّارۂ قَسَم کی قیمت مسجِد میں صَرف (یعنی خرچ) نہیں کر سکتا نہ مُردے کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ نہیں خَرچ کر سکتا وہاں کفّارے کی قیمت نہیں دی جاسکتی۔ (عالمگیری ج ۲ ص ٦٢) (قسم اور کفّارے کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفْحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد 2 صَفْحہ 298 تا 311 کا مُطالعہ ضَروری ہے)

دینی یا سماجی ادارے کو کَفّارے کی رقم دینے کا اہم مسئلہ

اگر کسی دینی یا مسلمانوں کے سماجی ادارے کو کفّارے کی رقم دینا چاہے تو دے سکتا ہے مگر بتانا ہوگا کہ یہ کفّارے کی رقم ہے تاکہ وہ اُس رقم کو الگ رکھ کر اُسے بیان کردہ طریقے پر کام میں لائیں یعنی ایک ہی مسکین کو دس دن تک دونوں وَقت کھلانا یا دس مَساکین کو دونوں وَقت کھلانا وغیرہ۔ اگر دینی ادارہ دینی کاموں میں صَرف کرنا چاہے تو حیلہ کرنے کا طریقہ یہ ہے، مَثَلاً ایک ہی مسکین کو روزانہ ایک صدقۂ فطر یا دس مسکینوں کو ایک ہی دن میں ایک ایک صَدَقۂ فِطر کا مالِک بنایا جائے اور وہ اپنی طرف سے دینی کاموں کیلئے پیش کریں۔

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (کنزالعمال)

تُو جھوٹی قَسم سے بچا یا الٰہی

مجھے سچ کا عادی بنا یا الٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

واہ کیا بات ہے مَدَنی تربیّتی کورس کی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹی قسموں سے توبہ کا جذبہ پانے ، بات بات پر قسم کھانے کی خصلت مِٹانے ، ضروری دینی معلومات پانے اور سنّتوں پر عمل کی عادت بنانے کے لئے ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول میں **63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس** کروایا جاتا ہے ، جس سے بن پڑے وہ یہ مفید ترین مَدَنی تربیتی کورس ضَرور کرے ، آپ کی ترغیب وتحریص (تَح ۔ رِیص) کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے ، چنانچِہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارے عَلاقے کا ایک نوجوان جو کہ والِدَین کا اِکلوتا (یعنی ایک ہی) بیٹا تھا ، غَلَط صحبت کے سبب **چَرَس** کا عادی بن گیا ، گھر سے باہَر رَہنا اس کا معمول تھا ، والِد صاحِب اکثر اُس کو قبرِستان جا کر چرسیوں کے درمیان سے اُٹھا کر گھر لاتے ۔ تمام گھر والے اُس کے سبب پریشان تھے ۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے اُس نوجوان پر **اِنفِرادی کوشِش** کرتے ہوئے اُسے **مَدَنی تربیتی کورس** کرنے کی ترغیب دی ، خوش قسمتی سے اُس نے ہامی بھر لی اور تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں آ گیا۔ گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی! سبھی گھر والے دُعا کر رہے تھے کہ یہ نیک بن جائے مگر اب بھی ڈرے ہوئے تھے کہ کہیں یہ

واپس نہ آجائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چند دنوں بعد کچھ اِس طرح فون آیا کہ ''تربِیَّتی کورس اور **فیضانِ مدینہ** میں بَہُت مزا آرہا ہے، **فیضانِ مدینہ** میں ایسا لگتا ہے کہ **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیْمًا سے براہِ راست فَیض آرہا ہے، میں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلی ہے، اب میں باجماعت نَمازیں ادا کررہا ہوں، سنّتیں سیکھ رہا ہوں اور مجھے بَہُت سُکون مل رہا ہے۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی تربیتی کورس** سے واپَسی پر وہ واقِعی بالکل بدل چکا تھا۔ اُس کی حیرت انگیز تبدیلی سے سب گھر والے بلکہ سارا مَحَلّہ حیران تھا۔ چہرے پر نور برساتی داڑھی اور سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج جگمگا رہا تھا۔ اُس نے آتے ہی گھر والوں پر بھی **اِنفِرادی کوشِش** شُروع کردی جس کی بَرَکت سے والِد صاحِب نے چِہرے پر **داڑھی** اور سر پر **عمامہ شریف** کا تاج سجالیا اور پابندی سے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت فرمانے لگے۔ والِدۂ محترمہ ''درسِ نِظامی'' اور بہن ''شریعت کورس'' کرنے کیلئے کمر بستہ ہوگئیں۔ اُس نوجوان کے والِد صاحِب نے مبلِّغ دعوتِ اسلامی کو کچھ اِس طرح بتایا کہ میں دعوتِ اسلامی والوں کیلئے بَرَکت کی دُعا کرتا ہوں، خُصوصاً ان کیلئے جنہوں نے میرے بیٹے پر ''اِنفِرادی کوشِش'' کی اور **63 دن کے مَدَنی تربیتی کورس** میں ہاتھوں ہاتھ لے گئے کیونکہ ہم اِس کی عادتوں سے بَہُت پریشان تھے، اس کی والِدہ تو اتنی بیزار ہوچکی تھی کہ ایک دن جذبات سے مغلوب ہوکر کیڑے مکوڑے مارنے کی دوائی اُٹھالائی کہ یا تو میں کھا کر مرجاؤں گی یا اس کو کِھلا کر ماردوں گی۔ اب اس کی والِدہ رورو کر دعائیں دیتی ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں کو سلامت رکھے کہ ان کی کوششوں

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

سے میرا بگڑا ہوا بیٹا نیک بن گیا۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول

تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۸ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ پاک	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	ابنِ عساکر	دارالفکر بیروت
ترجمۂ کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	مبسوط	دارالکتب العلمیہ بیروت
تفسیرِ خازن	مصر	تبیین الحقائق	دارالکتب العلمیہ بیروت
حاشیۃ الصاوی علی الجلالین	دارالفکر بیروت	حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار	کوئٹہ
تفسیرِ خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	درمختار	دارالمعرفہ بیروت
بُخاری	دارالکتب العلمیہ بیروت	جوہرہ نیرہ	باب المدینہ کراچی
مسلم	دارابن حزم بیروت	فتاوٰی عالمگیری	دارالفکر بیروت
ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
ترمذی	دارالفکر بیروت	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیہ بیروت
نسائی	دارالکتب العلمیہ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
شرح صحیح مسلم	دارالکتب العلمیہ بیروت	اتحاف السادہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القران پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	تذکرۃ الواعظین	پشاور
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیہ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فرشتے اٰمین کہتے ہیں	1	کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرلینا	22
قسم کی تعریف	2	غیرِ خدا کی قسم "قسم" نہیں	23
قسم کی تین اَقسام	3	دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی	23
جُھوٹی قسم کھانا گناہِ کبیرہ ہے	4	قَسم میں نیت اور غَرَض کا اِعتبار نہیں	24
سب سے پہلے جھوٹی قسم شیطان نے کھائی	4	انڈا نہ کھانے کی قَسم کھالی	25
کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے والا جہنّمی ہے	6	قَسم کے بعض الفاظ	25
جھوٹی قسم کھانے والے کے حشر میں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہونگے	6	سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کی قسم کے الفاظ	25
سات زمینوں کا ہار	7	حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کی قَسم کھانا	26
شارعِ عام پر راستہ مت گھیریئے	8	باپ کی قَسم کھانا کیسا؟	26
جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے	9	قسم میں ان شاءَ اللہ کہا تو قَسم ہوگی یا نہیں؟	27
شانِ مصطفٰے چُھپانے کیلئے جھوٹی قسم کھائی	10	بڑی بڑی مونچھوں والا بدمعاش	28
نِیلی آنکھوں والا مُنافِق	10	قسم کی حفاظت کیجئے	30
جہنّم میں لے جانے کا حُکم ہوگا	11	بہتر کام کرنے کے لئے قسم توڑنا	30
جھوٹی قسم کھانے والے تاجر کیلئے دردناک عذاب ہے	12	بہتر کام کیلئے قسم توڑنا جائز ہے مگر کفّارہ دینا ہوگا	31
جھوٹی قسم سے بَرَکت مٹ جاتی ہے	12	ظُلماً ایذا دینے کی قسم کھالی تو کیا کرے؟	31
خنزیر نُما مُردہ	13	طَلاق کی قَسم کھانا کھلانا کیسا؟	32
دل پر سیاہ نکتہ	14	قَسم کا کفّارہ	33
قَسم صِرف سچّی ہی کھائی جائے	14	قَسم کے کَفّارے کے 13 مَدَنی پھول	33
مسلمان کی قَسم کا یقین کرلینا چاہیے	15	کَفّارے کیلئے قسم کی شرائط	33
تُو نے چوری نہیں کی	15	قسم کا کفارہ	34
مؤمن **اللہ** کی جھوٹی قَسم کیسے کھا سکتا ہے!	15	کَفّارہ ادا کرنے کا طریقہ	34
قراٰن اُٹھانا قسم ہے یا نہیں؟	16	کَفّارے کیلئے نیت شرط ہے	35
دو عبرت ناک فتاوٰی	17	کَفّارے میں تین روزوں کی اجازت کی صورت	36
شرابی نے قراٰن اُٹھا کر قسم کھائی پھر توڑ دی	17	کَفّارہ ادا کرتے وقت کی حیثیت کا اعتبار ہے	36
جھوٹی قسم کھانے والا جہنّم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا	18	کَفّارے کے تینوں روزے پے در پے ہونا ضروری ہیں	36
بکثرت قسم کھانے کی مُمانعت	18	روزوں سے کَفّارے کی ایک ضروری شرط	37
قَسم کے متعلق 15 مَدَنی پھول	19	کَفّارے کے روزے کی نیت کے دو اَحکام	37
بات بات پر قسم نہیں کھانی چاہیے	19	قسم توڑنے سے پہلے کفّارہ دیا تو ادا نہ ہوا	37
غلطی سے قَسم کھالی تو؟	20	کَفّارے کا مُستحق کون؟	38
ایسے الفاظ جن سے قسم نہیں ہوتی	20	دینی یا سماجی ادارے کو کَفّارے کی رقم دینے کا اہم مسئلہ	38
قَسم کی چار اَقسام	21	واہ کیا بات ہے مَدَنی تربیّتی کورس کی!	39
ایسی قسم جن کے توڑنے میں کُفر کا اندیشہ ہے	22	مآخذ و مراجع	41

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

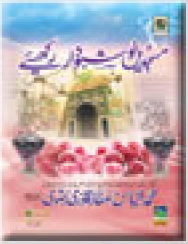

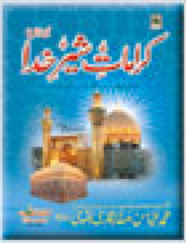
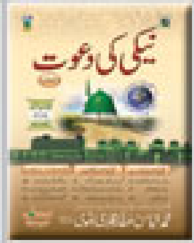

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net